

قدیم کتب خانوں کی تاریخ

مولانا ارشاد احمد سالار زئی

استاذ جامعہ

اور جدید ڈیجیٹل نظام

علم، انسان کی فکری اور ذہنی نشوونما کا بنیادی ذریعہ ہے، اور علم تک رسائی کے لیے لائبریری کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ لائبریری وہ مقدس جگہ ہے جہاں صدیوں کا جمع شدہ علم محفوظ ہوتا ہے اور جہاں تشنگانِ علم اپنی علمی پیاس بجھاتے ہیں۔ یہ صرف کتابوں کا ذخیرہ نہیں بلکہ فکر و تحقیق، مطالعہ اور شعور کی آماجگاہ ہے۔ کسی بھی معاشرے کی علمی ترقی کا اندازہ اس کی لائبریریوں کی حالت سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔

لائبریری انگریزی زبان کا لفظ ہے جس کی جڑیں اور بنیادیں لاطینی زبان سے ماخوذ ہیں، یہ ”لاطینی“ زبان کے لفظ ”لائبر“ سے بنا ہے، اس کا معنی ہے: ”کتاب“ (انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا، مادہ: لائبریری۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور، مادہ: لائبریری) اردو و فارسی میں اسے کتب خانہ اور عربی میں ”مکتبہ“ یا ”دار الکتب“ کہا جاتا ہے۔ لائبریری ایک ایسی جگہ ہے جہاں کتابیں، رسائل، اخبارات اور دیگر معلوماتی مواد جمع کیا جاتا ہے۔ لائبریری علم و فکر کا عظیم مرکز ہے، جہاں صدیوں کی علمی و فکری میراث محفوظ ہوتی ہے۔ یہاں الہامی کتب، مفسرین و محدثین کی تصانیف، محققین و مفکرین کی تحقیقات، اور ادباء و شعراء کی تحریریں یکجا ملتی ہیں۔ لائبریری میں آنے والے افراد اہل علم کی فکری روشنی سے مستفید ہو کر اپنے ذہن و دل کو منور کرتا ہے۔

لائبریریوں کی تاریخ

لائبریریوں کی تاریخ جہاں دلچسپ ہے، وہیں سبق آموز بھی ہے۔ دنیا کی سب سے پہلی لائبریری کب وجود میں آئی؟ شاید اس کا کوئی حتمی جواب نڈل سکے؛ کیونکہ روز بروز ہونے والی تحقیقات سے

بھلا اس نے تمہیں (اے محمد ﷺ) یتیم پا کر جگہ نہیں دی؟ (بے شک دی)۔ (قرآن کریم)

کچھ نیا ہی نتیجہ نکل رہا ہوتا ہے، لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ لائبریریوں کی تاریخ اتنی ہی قدیم ہے جتنی انسانی تہذیب قدیم ہے۔ شروع سے ہی انسان نے ہر دور میں حاصل ہونے والے علم کا ریکارڈ رکھنے کی کوشش کی ہے۔ تاریخ کے اوراق پلٹنے سے معلوم ہوتا ہے کہ لائبریریوں کا آغاز سب سے پہلے اس وقت سے ہوا جب لوگوں کے پاس لکھنے کے لیے کاغذ قلم نہ تھا، اور وہ مٹی کی تختیوں، چمڑے اور ہڈیوں پر تحریر کو محفوظ کرتے تھے۔ آج جدید ٹیکنالوجی کا دور ہے اور ڈیجیٹل لائبریریوں نے دنیا میں انقلاب برپا کر دیا ہے۔ آشور بنی پال، سکندریہ لائبریری، عیسائیوں، ایرانی، ساسانی، یونانی، رومی کتب خانے، عربوں کے کتب خانے یورپ اور برصغیر کے حکمرانوں کے کتب خانے بہت مشہور ہیں۔ قدیم دور کے کتب خانوں میں آشور بنی پال، کتب خانہ سکندریہ اور کتب خانہ پرگام قابل ذکر ہیں۔ آشور بنی پال کی لائبریری میں اس وقت کا لکھا گیا زیادہ تر ادب موجود تھا۔^(۱)

مصر کے نئے حکمران خاندان نے اقتدار سنبھالنے کے بعد سکندریہ کو دانش وروں کا شہر بنا دیا۔ اس خاندان کے حکمرانوں کو علم و فن سے بہت زیادہ محبت تھی اور مصر کے قدیم علمی خزانوں کو دوبارہ دریافت کر کے دنیا کے لیے مفید بنایا تھا، اگرچہ فرعونوں نے بھی ستقارا میں عظیم اہرام تعمیر کر کے دنیا کو حیرت زدہ کر دیا تھا۔ اب سکندریہ نے دنیا کو حیرت میں ڈال دیا تھا اور اس کے علم و کمال نے دنیا کو اپنی طرف کھینچا تھا، سکندریہ کی مشہور لائبریری ”ٹالمی اول“ نے شروع کی اور ”ٹالمی دوم“ کے دور حکومت میں مکمل ہوئی۔ ٹالمی دوم نے اپنے ماتحت ریاستوں کے حکمرانوں اور مختلف علوم کے علماء کو دعوت دی کہ اس عظیم لائبریری کے لیے کتابیں جمع کریں اور علماء کتابیں تحریر کریں، زیادہ تر کتابیں خریدی گئیں اور مختلف علوم کی بہت سی کتابیں علماء سے تحریر کروائی گئیں۔ کچھ تاریخ دانوں کا کہنا ہے کہ سکندریہ کی لائبریری میں کئی لاکھ کتابیں تھیں۔ سٹرابو لکھتا ہے کہ قدیم ”ڈورک“ زبان اور قدیم یونانی زبان میں لکھی گئی کتابیں جو کہ نامور شاعروں اور فلسفیوں کی تھیں، رہوڈس کے بازار سے سونے کے ساتھ تول کر خریدی گئیں اور ان کتابوں کے عوض سونا دیا گیا تھا۔^(۲)

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ دنیا کا پہلا منظم کتب خانہ سکندریہ تھا اور اس میں منہ مانگی قیمت پر کتب خرید کر رکھی جاتی تھیں، اس میں رکھے گئے مواد کو مضامین کے اعتبار سے رکھا جاتا تھا۔ اس کا قیام ۳۲۳ ق۔م میں مصر میں عمل میں آیا اور اس میں ذخیرہ کتب ۹ لاکھ تھا۔ یونانی کتب خانوں میں کتب خانہ ارسطو، کتب خانہ افلاطون اور پرگام کتب خانہ قدیم ترین ہیں۔

افلاطون کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس کے پاس بھی ایک شاندار کتب خانہ موجود تھا، مگر اس کی وفات کے بعد وہ کہاں گیا؟ کسی کو کچھ معلوم نہیں ہے، البتہ ارسطو کے کتب خانے کے حوالے سے تاریخی

اور (اے محمد ﷺ! تمہیں) رستے سے ناواقف دیکھا تو رستہ دکھایا اور نگ دست پایا تو غنی کر دیا۔ (قرآن کریم)

شواہد موجود ہیں۔ یہ کتب خانہ سینکڑوں کتابوں پر مشتمل تھا جو کہ ایک اندازے کے مطابق ۴ سو رولز پر مشتمل تھا۔ نجی کتب خانوں کا بانی ارسطو کو کہا جاتا ہے۔ ارسطو نے کتب خانوں کی تنظیم و ترتیب سائنسی بنیادوں پر رکھنا شروع کی تھی۔ قدیم یونان کا دوسرا اہم ترین کتب خانہ پرگامم ہے جسے اتالوسی دوم نے ۱۳۷ء سے ۱۵۹ء تک قائم کیا۔ پرگامم کا مواد پیپرس رولز اور پارچمنٹ پر مشتمل تھا اور یہ ذخیرہ دو لاکھ کے لگ بھگ تھا۔ یونانی کتب خانوں میں ادب، تاریخ، سائنس، ریاضی، فلسفہ، سیاسیات اور اخلاقیات جیسے موضوعات پر ذخیرہ کتب زیادہ تھا۔

سرزمین روم میں عوامی کتب خانے، نجی کتب خانے اور مخصوص کتب خانے موجود تھے۔ ۳۶۰ء سے ۳۷۰ء تک روم میں ۲۸ عوامی کتب خانے موجود تھے۔ روم کے یہ تمام کتب خانے ۱۶ویں صدی تک نیست و نابود ہو گئے۔ چوتھی یا پانچویں صدی عیسوی میں برصغیر میں کتب خانے موجود تھے۔ کتب خانہ نالندہ یونیورسٹی، وکرم شلا اور سرسوتی بھنڈار برصغیر کے قدیم کتب خانے ہیں۔ پرانے زمانوں کے عظیم کتب خانوں کی دو اہم خصوصیات: علم دوستی، اور حکمرانوں کی ذاتی دلچسپی اور ان کی ترتیب و تنظیم میں ہم آہنگی تھی۔

دنیا کی دس مشہور بڑی لائبریریاں

ایسی لائبریریاں بنانا جہاں علم و حکمت ایک عام آدمی کی دسترس میں آجائے، یہ یقیناً نوع انسان کی ایک بہت بڑی کاوش ہے، دنیا کی چند بڑی اور چند دلچسپ لائبریریاں کے نام پیش خدمت ہیں:

- ۱- امریکی کانگریس کی لائبریری۔ ۲- برٹش لائبریری لندن انگلینڈ۔ ۳- نیویارک پبلک لائبریری نیویارک۔ ۴- رشین اسٹیٹ لائبریری۔ ۵- نیشنل لائبریری آف رشا۔ ۶- نیشنل ڈاٹم لائبریری جاپان۔ ۷- نیشنل لائبریری آف چائنا۔ ۸- نیشنل لائبریری آف فرانس۔ ۹- بودلیئن لائبریری، آکسفورڈ برطانیہ۔ ۱۰- بوٹن پبلک لائبریری۔ (۳)

ترکی کی عظیم الشان لائبریری

ترکی جہاں اہل علم کا مرکز ہے، وہیں دینی کتب و دلکش لائبریریوں کا مظہر بھی ہے، ترکی صدارتی کمپلیکس میں بنائی گئی لائبریری میں ۴۰ لاکھ سے زائد کتابیں رکھی گئی ہیں، جبکہ وہاں ۵ ہزار افراد بیک وقت مطالعہ کر سکتے ہیں۔ ”ترکی اردو“ کی رپورٹ کے مطابق انقرہ کی اس عظیم الشان لائبریری میں ایک کروڑ ۲۰ لاکھ الیکٹرانک اور ساڑھے ۵ لاکھ ای کتب کے ساتھ ساتھ تاریخی دستاویزات بھی موجود ہیں، جہاں بیک وقت ۵ ہزار افراد مطالعہ کر سکتے ہیں، صدارتی کمپلیکس کا کل رقبہ ۱۲۵ ہزار مربع میٹر ہے، جس کی تعمیر کا آغاز

لائبریریوں کی اہمیت

لائبریری علم و فکر اور تعلیم و تعلم کا مظہر و مرکز ہے۔ ”کتب“ سفاہت سے معرفت، جہالت سے علم اور ظلمات سے نور کی طرف لے جاتی ہیں، کسی بھی قوم کو کسی بھی میدان میں عملی تجربات سے قبل نظریات اور اصول چاہئیں، جن کی حفاظت و ترویج کا ہیں لائبریریوں میں، جن کی اہمیت و افادیت کو مہذب قوموں نے ہر دور میں تسلیم کیا ہے۔ اہل علم کسی ملک میں پائی جانے والی لائبریریوں کو اس ملک کی ثقافت، تعلیمی اور صنعتی ترقی کا نہ صرف پیمانہ بلکہ قومی ورثہ قرار دیتے ہیں۔ اگر کسی ملک کی ترقی کا جائزہ لینا ہو تو وہاں پر موجود تعلیمی اداروں کو دیکھا جائے اور تعلیمی اداروں کی ترقی کا جائزہ لینا ہو تو وہاں پر موجود لائبریریوں کو دیکھا جائے۔ جہاں لائبریریاں آباد ہوں گی وہاں تعلیمی ادارے بھی اسی قدر تعلیم و تحقیق میں فعال ہوں گے، جس کا لازمی نتیجہ ملک کی معاشی و معاشرتی ترقی اور عوام کی خوشحالی ہے۔

تاریخ بھی انہی قوموں کا احترام کرتی ہے جو اپنے علمی سرمائے کی حفاظت کرنا جانتی ہیں۔ مہنگائی کے دور میں نئی کتابیں خریدنا مشکل سے مشکل تر ہوتا جا رہا ہے، اس لیے ذاتی لائبریری بنانا بھی ناممکن ہوتا جا رہا ہے، اس اعتبار سے بھی لائبریریوں کی اہمیت کہیں بڑھ جاتی ہے، پھر ہر انسان کی اپنی اپنی پسند اور اپنا اپنا ذوق ہوتا ہے۔ بعض تاریخی کتابیں پسند کرتے ہیں۔ بعض ادبی، بعض سیاسی اور بعض دینی کتابوں کا شوق رکھتے ہیں۔ ایک لائبریری میں مختلف موضوعات سے متعلق کتابیں ہوتی ہیں اور ایک موضوع پر بہت سی کتابیں مل جاتی ہیں اور انسان بیک وقت ایک موضوع پر ہر قسم کے خیالات سے استفادہ کر سکتا ہے۔ لائبریری کی افادیت کو بیان کرنے کے لیے تجزیے، تحقیق، رائے کے علاوہ اور بھی بہت سے ذریعے ہیں، مگر مختصراً یہ کہ جیسے ہر شے کو بڑھنے اور پھلنے پھولنے کے لیے ایک ماحول کی ضرورت ہوتی ہے، اسی طرح کتابی کچھڑ کے بڑھنے کے لیے معاشرے میں لائبریریوں کی ضرورت ہے۔

لائبریریوں کی ضرورت

لائبریری علم و فکر، تعلیم و تحقیق کی بنیاد ہے جو جہالت اور تاریکی سے علم اور روشنی کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ مہذب اقوام کے ہاں لائبریریاں ثقافت، تعلیمی اور سماجی ترقی کا پیمانہ ہوتی ہیں؛ کیونکہ تعلیمی اداروں کی کارکردگی بڑی حد تک ان کی لائبریریوں سے وابستہ ہوتی ہے۔ مہنگائی کے دور میں ہر طالب علم کے لیے کتابیں خریدنا مشکل ہے، اس لیے لائبریریوں میں مختلف موضوعات کی معیاری کتب آسانی سے مل جاتی ہیں۔ لائبریری صرف مطالعہ کی جگہ نہیں، بلکہ فکری تبادلہ خیال، مکالمے اور تجزیے کا ماحول بھی مہیا کرتی

ہے، جہاں طلبہ ایک دوسرے سے سیکھتے ہیں۔ مختصر یہ کہ کتابی ثقافت کے فروغ، فکری نشوونما اور معاشرتی ترقی کے لیے لائبریریوں کا وجود ناگزیر ہے۔

گھر میں لائبریری کے فوائد

دنیا میں کوئی والدین ایسے نہیں جو یہ چاہیں کہ ان کی اولاد علم میں بلند مقام حاصل نہ کرے۔ ہر ماں باپ کی آرزو ہوتی ہے کہ ان کے بچے اپنا قیمتی وقت علمی سرگرمیوں میں صرف کریں۔ اس خواہش کی تکمیل کے لیے گھر میں ایک خوبصورت، دلکش اور پرسکون لائبریری کا ہونا بے حد ضروری ہے، جہاں مستند، مفید اور غیر اخلاقی مواد سے پاک کتب موجود ہوں۔ ایسی لائبریری نہ صرف بچوں کی علمی اور فکری نشوونما میں اہم کردار ادا کرتی ہے؛ بلکہ ان کے ذوق مطالعہ کو بھی نکھارتی ہے اور ذہن و دل میں روشنی بکھیرتی ہے۔ گھر میں لائبریری کے چند فوائد پیش خدمت ہیں:

- ① گھر میں لائبریری بچوں کی اخلاقی تربیت اور مثبت رویوں کو فروغ دیتی ہے۔
 - ② یہ بچوں میں علم دوستی اور سیکھنے کا رجحان پیدا کرتی ہے۔
 - ③ لائبریری بچوں کی ذہنی استعداد اور صلاحیتوں کو بڑھانے میں مددگار ہوتی ہے۔
 - ④ کم عمری میں کتابوں سے آشنائی طویل مدتی علمی اور فکری صلاحیتیں پیدا کرتی ہے۔
 - ⑤ گھر کی لائبریری کا اثر ایسا ہوتا ہے جیسے بچوں نے کئی سال کی اضافی تعلیم حاصل کر لی ہو۔
 - ⑥ لائبریری میں پروان چڑھنے والے بچوں کا علم ہم عمر بچوں سے زیادہ ہوتا ہے۔
 - ⑦ یہ بچوں کو بری صحبت سے بچانے اور مثبت فکری نشوونما دینے میں معاون ہے۔
 - ⑧ تحقیق کے مطابق، جن گھروں میں ۸۰ یا اس سے زیادہ کتابیں موجود ہوں، وہاں نوجوانوں کے پڑھنے کی صلاحیت، ہندسوں کا علم اور دیگر معلومات نمایاں بہتر ہوتے ہیں۔
 - ⑨ لائبریری بچوں کی تخلیقی سوچ اور تجزیاتی صلاحیت کو فروغ دیتی ہے، اور انہیں اپنی رائے قائم کرنے اور مختلف نظریات پر غور و فکر کرنے کا موقع فراہم کرتی ہے۔
- والدین کو چاہیے کہ اپنے بچوں کی علمی و فکری نشوونما کے لیے گھر میں زیادہ سے زیادہ کتابیں رکھیں۔

لائبریری اور کتب کی درجہ بندی

لائبریری میں درجہ بندی (classification) ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے، اگر کتب کی ترتیب درست نہ ہو اور مواد بکھرا ہوا ہو تو لائبریری کے فوائد و ثمرات کما حقہ حاصل نہیں ہو سکتے، درجہ بندی

اور تم پر سے بوجھ بھی اتار دیا، جس نے تمہاری پیٹھ توڑ رکھی تھی اور تمہارا ذکر بلند کیا۔ (قرآن کریم)

دراصل اس علمی عمل کا نام ہے، جس کے تحت مختلف اقسام کی اجناس، یا علوم میں امتیاز اور تفریق چند خصوصیات کی بنیاد پر کی جائے، یعنی کتابوں یا دیگر موجود مواد کو کسی خاصیت کی بنا پر الگ الگ کرنا، جیسے علوم کے مطابق کتب کو الگ الگ خانوں میں رکھنا، اس طرح فقہ کی کتب الگ اور حدیث کی کتب الگ ہو جائیں گی، اسی طرح زبان وار، ملک وار، یا فن وار، یا مصنفین کی ترتیب پر الگ الگ رکھا جائے۔

لائبریری کی خصوصیات

لائبریری کے لیے ایک نگران کی ضرورت ہوتی ہے جو ان کی دیکھ بھال، صفائی ستھرائی، ترتیب و تنظیم کا خیال رکھے، کیوں کہ لائبریری کے بغیر لائبریری کا نظام کامیاب نہیں ہو سکتا، لہذا بہتر یہ ہے کہ اس کے لیے ایسا منتظم رکھا جائے جو درج ذیل خصوصیات کا حامل ہو:

- ① وہ شخص خود کتب بینی کا شغف رکھتا ہو؛ کیوں کہ یہ کام ذوق کے بغیر نہیں ہو سکتا۔
- ② اسے لائبریری میں موجود تمام کتابی اور غیر کتابی مواد سے کُل طور پر شناسائی ہو۔
- ③ مختلف فنون و علوم کی کتابوں کے مصنفین کے ناموں سے شناسائی رکھتا ہو۔
- ④ قارئین کے مزاج، ذوق و شوق سے آگاہی رکھتا ہو۔
- ⑤ لائبریری کے مواد کا انتخاب اور اس کا تجزیہ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔
- ⑥ اس میں قارئین کے سوالات کا تجزیہ کرنے اور احسن طریقے سے اس کا حل نکالنے کی قابلیت ہو۔
- ⑦ قارئین کے لائبریری کے استعمال اور مواد سے مستفید ہونے میں خوش دلی سے مدد اور تعاون کرتا ہو۔
- ⑧ لائبریری اعلیٰ اخلاق کا مالک ہونے کے ساتھ ساتھ ملنساری اور صبر و تحمل جیسی خوبیوں سے سرشار ہو۔

اسلاف کا کتب بینی سے شغف

دینی علوم کا عظیم سرمایہ ہمیں جن بزرگوں کے ذریعے ملا ہے، انہوں نے کس قدر تکالیف و مصائب برداشت کر کے یہ عظیم سرمایہ ہم تک پہنچایا ہے، اگر ماضی کے درپچوں میں جھانک کر دیکھیں تو ان لوگوں کی قربانیاں پڑھ کر انسانی عقل حیرت کے سمندر میں غوطہ زن ہو جاتی ہے، یقیناً یہ لوگ علم دوست تھے، چنانچہ یہاں ان اسلاف کے چند واقعات نقل کیے جاتے ہیں:

ہاں مشکل کے ساتھ آسانی بھی ہے (اور) بے شک مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔ (قرآن کریم)

● امام احمد بن محمد المقرئ جو زبردست محدث تھے، آپ کو ایک کتاب سے حوالہ نقل کرنے کے لیے ۷۰ دن کا سفر کرنا پڑا۔ خود فرماتے ہیں کہ وہ کتاب اس حالت میں تھی کہ: "ولو عَرَضْتُ عَلَى خَبَّازٍ بِرَغِيفٍ لَمْ يَقْبَلْهَا"، یعنی اگر وہ کتاب کسی نان بائی کو دے کر ایک روٹی بھی خریدنا چاہتے تو شاید وہ اسے قبول نہ کرتا۔ (۵)

● خطیب تبریزی کو عربی زبان و قواعد پر غیر معمولی عبور حاصل تھا۔ ان کو ایک مرتبہ ابو منصور کی کتاب "تہذیب اللغۃ" کہیں سے مل گئی۔ آپ نے ارادہ کیا کہ اس کتاب کے مندرجات کو کسی ماہر زبان سے تحقیقی طور پر سمجھیں، لوگوں نے ابوالعلاء المعری کا نام پیش کیا۔ آپ نے کتاب تھیلے میں ڈالی، اس تھیلے کو بغل میں لٹکایا اور تبریز سے "معرہ" کی جانب چل پڑے۔ آپ کے پاس اتنے پیسے نہیں تھے کہ سواری کا انتظام کر سکتے۔ "فَنَقَدَ الْعَرَقُ مِنْ ظَهْرِهِ إِلَيْهَا فَأَثَرٌ فِيهَا الْبَلَلُ، وَهِيَ بَعْضُ الْوُقُوفِ بِبَغْدَادَ، وَإِذْ رَأَاهَا مَنْ لَا يَعْرِفُ صُورَةَ الْحَالِ فِيهَا ظَنَّ أَنَّهَا غَرِيقَةٌ، وَلَيْسَ بِهَا سِوَى عَرِقِ الْخَطِيبِ الْمَذُورِ" اس لیے دھوپ میں پیدل چلنے سے پسینہ آیا اور اس کا اثر تھیلے اور کتاب تک پہنچا، نتیجتاً کتاب پسینہ سے تر ہو گئی۔ اب اگر کوئی اس کتاب کو دیکھتا اور اسے صحیح صورت حال کا پتہ نہ ہوتا تو وہ یہی خیال کرتا کہ شاید پانی میں بھیگ گئی ہے، حالانکہ اس پر صرف خطیب تبریزی کا پسینہ تھا۔ (۶)

● حضرت علی بن احمد کے پاس "الجمهرة في علم اللغۃ" کا ایک بہت ہی عمدہ نسخہ تھا، ایک مرتبہ غربت نے اسے بیچنے پر مجبور کر دیا، شریف مرتضیٰ ابوالقاسم نے ۶۰ دینار میں خرید لیا، جب اس کا ورق پلٹا تو اس پر ابوالحسن کے ہاتھ سے لکھے ہوئے اشعار نظر آئے، جن کا ترجمہ یہ ہے: "میں ۲۰ سال تک اس کتاب سے مانوس رہنے کے بعد آج اس کو بیچ رہا ہوں، اس کے چھوٹ جانے سے میرا غم بہت بڑھ گیا ہے۔ قرضوں کی وجہ سے اگر عمر قید بھی ہو جاتی تو پرواہ نہ تھی، مگر یہ وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ کبھی اس کو بیچنا پڑے گا، لیکن کیا کروں؟! کمزوری، ناداری اور چھوٹے چھوٹے بچوں کی وجہ سے حالات نے یہ دن دکھائے۔ میں بہتے ہوئے آنسوؤں پر قابو نہ پاسکا اور کسی دل جلے غمزہ کی طرح یوں کہا: ضرورت کبھی کبھی عمدہ چیزوں کو اپنے آقا سے جدا ہونے پر مجبور کر دیتی ہے، حالانکہ وہ انہیں اپنے پاس سے الگ نہیں کرنا چاہتا۔ (۷)

شریف مرتضیٰ نے جب کتاب پر لکھے ہوئے یہ اشعار پڑھے تو اس کا دل بھر آیا اور اس نے کتاب کا نسخہ واپس کر دیا اور دینار ان ہی کے پاس رہنے دیے۔

اسلام کی روشن تاریخ ایسے بیسیوں واقعات سے بھری پڑی ہے جن سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ

توجہ فارغ ہوا کر دو (عبادت میں) محنت کیا کرو اور اپنے پروردگار کی طرف متوجہ ہو جایا کرو۔ (قرآن کریم)

دینی علوم کی تدوین و تالیف، پُر فضا و شاداب مقامات، نہروں کے کنارے یا سایہ دار درختوں کی چھاؤں میں بیٹھ کر نہیں ہوئی، بلکہ یہ کام خواہشات کی قربانی دے کر ہوا ہے، اس کے لیے سخت گرمیوں میں پیاس کی ناقابل برداشت تکالیف اٹھانی پڑی ہیں اور رات بھر ٹٹماتے چراغوں کے سامنے جاگنا پڑا ہے۔

ڈیجیٹل لائبریری کا آغاز و ارتقا

آج کا دور ڈیجیٹل دور کہلاتا ہے، جہاں ہر چیز تک رسائی محض انگلیوں کی ایک جنبش سے ممکن ہو چکی ہے۔ موبائل فون، لیپ ٹاپ، ٹیبلیٹ اور کمپیوٹر کے ذریعے نہ صرف معلومات کا حصول آسان ہوا ہے، بلکہ دنیا بھر سے رابطہ بھی لمحوں میں ممکن ہو گیا ہے۔ تعلیم، تجارت، طب، زراعت، سیاحت اور تفریح جیسے تمام شعبوں میں نمایاں ترقی ٹیکنالوجی کی مرہون منت ہے۔

ڈیجیٹل دور نے زندگی کے ہر شعبے کی طرح تعلیم اور مطالعہ کو بھی گہرے طور پر متاثر کیا ہے۔ ٹیکنالوجی کی بدولت اب کتابیں پڑھنے کے بجائے سنی جاسکتی ہیں، جس سے وقت کی بچت ممکن ہوئی ہے، لیکن کتابوں کا روایتی مطالعہ اب بھی شخصیت سازی اور فکری بالیدگی کا بہترین ذریعہ ہے۔ مطالعہ نہ صرف شعور کو جلا بخشتا ہے، بلکہ نوجوانوں کو فضول مشاغل سے بھی محفوظ رکھتا ہے۔

ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کا مثبت و دانشمندانہ استعمال فرد، خاندان اور معاشرے پر مثبت اثرات مرتب کرتا ہے، جبکہ غیر محتاط استعمال خاندانی اقدار، صحت، نیند اور سماجی سرگرمیوں کو متاثر کرتا ہے۔ ڈیجیٹل میڈیا نے صحافت، تعلیم اور معلومات کی ترسیل کو آسان بنا دیا ہے اور خبریں تحریری، سمعی اور بصری صورت میں فوری طور پر لوگوں تک پہنچ رہی ہیں۔

آج پاکستان کی تقریباً تمام لائبریریوں میں مواد کو ڈیجیٹل شکل دے دی گئی ہے، تاکہ طلبہ کو تعلیمی اور غیر تعلیمی نصاب آسانی سے دستیاب ہو سکے۔ ہائر ایجوکیشن کمیشن اپنے نیشنل ڈیجیٹل لائبریری پروگرام کے تحت طلبہ کو علمی جرائد کے ساتھ ساتھ الیکٹرانک کتابوں تک رسائی فراہم کر رہا ہے۔ اس لائبریری میں چھتر ہزار سے زائد کتابیں، جرائد اور مضامین موجود ہیں۔

اسی طرح انفارمیشن ٹیکنالوجی کی وزارت سائبر لائبریری منصوبے پر کام کر رہی ہے، جس کا مقصد قومی اور مقامی زبانوں میں انٹرنیٹ پر مواد فراہم کرنا ہے۔ اس لائبریری میں مذہب، ادب، تاریخ اور سائنسی موضوعات سے متعلق کتب شامل ہیں۔

یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کو ہائر ایجوکیشن کمیشن میں تبدیل کرنے کا ایک مقصد یہ تھا کہ پاکستان میں تحقیق کے رجحان کو فروغ دیا جائے۔ اسی مقصد کے تحت ہائر ایجوکیشن کمیشن نے کئی ایسے اقدامات کیے، جن

سے اہل علم کو اپنے تحقیقی مقالے شائع کرنے کی حوصلہ افزائی ہوئی۔

گزشتہ ایک دہائی کے دوران تحقیقی مواد اور ریسرچ پیپرز کی اشاعت میں واضح اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ البتہ یہ ایک الگ موضوع ہے کہ اس تحقیقی مواد کا معیار کس حد تک بہتر ہے۔ ہائر ایجوکیشن کمیشن کے نیشنل ڈیجیٹل لائبریری پروگرام نے پاکستان میں تحقیقی ماحول کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ اس پروگرام کے ذریعے سرکاری اور نجی شعبے کے اعلیٰ تعلیمی اداروں سے وابستہ محققین کے لیے مہنگے آن لائن جرائد اور تحقیقی ڈیٹا بیس تک رسائی آسان ہوئی۔ پنجاب ہائر ایجوکیشن کمیشن کے تحت اس سلسلے میں پنجاب ڈیجیٹل لائبریری پراجیکٹ پر کام جاری ہے، جو اس شعبے میں موجود کمی کو دور کرے گا۔

ڈیجیٹل لائبریری کے سلسلے میں ایک اور اہم مسئلہ یہ ہے کہ ہمیں اپنا تحقیقی مواد خود تیار کرنے اور محفوظ رکھنے کی ضرورت ہے۔ پاکستان کے محققین اپنی تحقیق بین الاقوامی جرائد میں شائع کر رہے ہیں، جبکہ ان میں زیادہ تر مقامی مسائل پر بحث کی گئی ہے اور اس مواد تک رسائی محدود ہے، کیونکہ مکمل رسائی کے لیے ان جرائد کے لیے معاوضہ ادا کرنا پڑتا ہے۔

اس وقت پاکستان میں سرکاری اور نجی شعبے میں کی جانے والی تحقیق تک رسائی ایک بہت اہم ضرورت ہے۔ اس تحقیقی مواد کو جلد از جلد ڈیجیٹل شکل میں محفوظ کر کے محققین تک پہنچانا ضروری ہے۔ پاکستان میں نادر تاریخی دستاویزات، ہاتھ سے لکھی گئی تحریریں اور دیگر قیمتی مواد موجود ہے، جنہیں ڈیجیٹلائز کر کے علمی استفادہ کے لیے دستیاب کرنا چاہیے۔

ڈیجیٹل کتب خانے بعض وجوہ سے روایتی کتب خانوں کے مقابلے میں زیادہ فائدہ مند ہیں، کیونکہ روایتی کتب خانوں میں ذخیرہ کرنے کی گنجائش محدود ہوتی ہے، جبکہ ڈیجیٹل کتب خانوں میں یہ گنجائش کہیں زیادہ ہے۔ اس کے علاوہ ڈیجیٹل کتب خانوں پر وقت اور خرچ بھی کم لگتا ہے، معلومات کی رسائی منظم انداز میں ہوتی ہے، اور یہ ہر وقت دستیاب رہتے ہیں۔

تاہم جہاں ڈیجیٹل لائبریری کے فائدے ہیں، وہاں کچھ مسائل بھی موجود ہیں، جیسے کاپی رائٹ کا معاملہ۔ بعض اوقات ایک مصنف کا کام بغیر اجازت کسی اور کے نام کے ساتھ منسلک کر دیا جاتا ہے، جس سے حقوق متاثر ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ، ڈیجیٹل کتب خانے روایتی کتب خانوں کی طرح مطالعے کا ماحول فراہم نہیں کر پاتے، اور اگر انٹرنیٹ تک رسائی نہ ہو تو قارئین کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، وغیرہ۔ ان سب کے باوجود، لائبریریوں کا ڈیجیٹلائز ہونا آنے والی نسل کے لیے خوش آئند ہے۔ قائد

کہ ہم نے انسان کو بہت اچھی صورت میں پیدا کیا ہے۔ (قرآن کریم)

اعظم لائبریری میں بھی ڈیجیٹل لائبریری کی سہولت موجود ہے، جہاں ۸۰ کمپیوٹرز پر لائبریری کی ۱۶ ہزار کمپیوٹرائزڈ کتابیں آن لائن باسانی دستیاب ہیں۔

ڈیجیٹل لائبریریوں کا تعلیم کے فروغ میں کردار

کسی بھی شعبے میں تحقیق، پہلے سے دستیاب معلومات تک رسائی کی مرہون منت ہوتی ہے۔ اعلیٰ درجے کا تحقیقی مواد مختلف جرنلز میں شائع ہوتا ہے اور یہ بین الاقوامی اشاعتی اداروں کی ڈیٹا بیس سے خرید بھی جا سکتا ہے۔ کسی فرد یا ادارے کو اپنا تحقیقی کام جاری رکھنے کے لیے تازہ ترین رجحانات، تخلیقات اور تحقیق تک فوری رسائی کی ضرورت ہوتی ہے، تاکہ وہ اپنا کام بغیر کسی خلل کے جاری رکھ سکے اور اس کی یکسوئی متاثر نہ ہو۔

ڈیجیٹل لائبریری ایسی لائبریری ہوتی ہے، جس میں ڈیجیٹل فارمیٹ میں مواد محفوظ کیا جاتا ہے اور کمپیوٹر، لیپ ٹاپ یا موبائل کے ذریعہ اس تک رسائی ہوتی ہے۔ اس مواد کو مقامی طور پر ذخیرہ کیا جاسکتا ہے اور کہیں سے بھی اس تک رسائی حاصل کی جاسکتی ہے۔ پاکستان میں تعلیم کے لیے مختص بجٹ عموماً ناکافی ہوتا ہے۔

خاص طور پر جب ہم اعلیٰ تعلیم کے شعبے کی جانب نظر دوڑاتے ہیں تو یہ حقیقت اور بھی عیاں ہو جاتی ہے کہ اس ضمن میں رکھی جانے والی رقم اور بھی کم ہے، جب کہ لائبریری ترجیحات میں شامل نہیں۔ کچھ تعلیمی اداروں نے ڈیجیٹل لائبریریوں میں سرمایہ کاری کی ہے، تاہم یہ رجحان تمام طبقات میں ابھی اپنی جڑیں مضبوط نہیں کر سکا۔

ایچ ای سی کے نیشنل ڈیجیٹل لائبریری پروگرام نے پاکستان میں تحقیقی ماحول کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ اس پروگرام کے ذریعے سرکاری اور نجی شعبے کے اعلیٰ تعلیمی اداروں سے وابستہ محققین کے لیے مہنگے آن لائن جرائد اور تحقیقی ڈیٹا بیس تک رسائی آسان ہوئی ہے۔ ای بک سپورٹ پروگرام محققین کو مختلف مضامین کے اہم مواد اور حوالے کی کتابوں تک رسائی حاصل کرنے میں مدد دیتا ہے۔

چھوٹی لائبریریاں بھی کتابوں کا بڑا ذخیرہ جمع کر سکتی ہیں، کیونکہ ایک ہارڈ ڈرائیو میں رنگین پی ڈی ایف کی ایک لاکھ ۵۰ ہزار کتابیں اور ان کا کینٹاگ ڈیٹا رکھا جاسکتا ہے۔ آن لائن کتابیں فراہم کرنا کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ لائبریریوں کے مالکان دو لاکھ کے قریب الیکٹرانک کتابیں خرید کر انٹرنیٹ پر لاسکتے ہیں۔ بوسٹن پبلک لائبریری اور لائبریری آف کانگریس میں روزانہ سینکڑوں کتابیں کمپیوٹر پر لائی جارہی ہیں۔ اس وقت بھی ۲۰ لاکھ کے قریب ویب سائٹس ایسی ہیں، جو پڑھنے والوں کو مفت کتابیں حاصل کرنے اور پڑھنے کی اجازت دیتی ہیں۔

پھر (رفتہ رفتہ) اس (کی حالت) کو (بدل کر) پست سے پست کر دیا۔ (قرآن کریم)

جنوری ۲۰۰۴ء میں پاکستان میں پہلی ڈیجیٹل لائبریری کا آغاز ہوا۔ اس لائبریری کی مدد سے یونیورسٹیاں اور تحقیقاتی ادارے ۵ ہزار بین الاقوامی جرائد تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔ PERN قومی سطح کا ایک ایسا تعلیمی انٹرنیٹ ہے جو کہ تعلیمی اور تحقیقاتی اداروں کو نا صرف باہم ملا رہا ہے، بلکہ انٹرنیٹ کی مدد سے مشترکہ تحقیقی علم اور وسائل بانٹنے اور فاصلاتی تعلیم فراہم کرنے میں بھی مددگار ہے۔ PERN میں شامل ڈیجیٹل لائبریری میں فراہم کردہ سہولیات میں ۱۱ سو رسائل اور میگزین کے علاوہ بہت سے مفید لیکچرز شامل ہیں۔

حوالہ جات

- ۱- سکندریہ کی لائبریری کی داستان، ص: ۱۶۔
- ۲- سکندریہ کی لائبریری کی داستان، ص: ۳۸۔
- ۳- اردو میں تاریخی لائبریریوں پر مطالعہ ”کتب خانہ اسکندریہ“
- ۴- ترکی اردو ویب سائٹ۔
- ۵- تذکرۃ الحفاظ للذہبی: ۳ / ۱۲۱
- ۶- وفيات الأعيان: ۶ / ۱۹۲
- ۷- وفيات الأعيان: ۱ / ۳۳۷

